ٹیلیفون نمبر ۳۳ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

# الفضل

یوم شنبہ



## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ مارچ۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے۔ حضور کے اہلبیت اور خدام بھی بخیر و عافیت ہیں ÷

قادیان ۱۶ مارچ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام صحت اچھی ہے۔ البتہ ضعف زیادہ ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت پہلے سے بہتر ہے پوری صحت کے لئے دعا کی جائے۔

کل بعد نماز عشاء ڈاکٹر عبد الاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی زیر صدارت فضل عمر ہوسٹل یونین کا اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس نے روس میں اپنے قید و بند کے دردناک حالات بیان کئے۔ صدر صاحب نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا ÷

جلد ۳۳ | ۱۷ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۱۷ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۶۵

روزنامہ الفضل قادیان ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام کے متعلق بحث کرنیکا یہی وقت ہے

(از ایڈیٹر)

روزنامہ "ہند" کلکتہ اس لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ کہ اس میں سیاسی امور پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ مذہبی مسائل کے متعلق بھی عالمانہ رنگ میں بحث کی جاتی ہے۔ تاکہ مذہب سے متعلق مسلمانوں کے خفتہ احساسات بیدار ہوں۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ عقائد میں بنیادی غلطی اور آبائی تقلید کی وجہ سے بعض باتیں ایسی بھی کہہ دی جاتی ہیں۔ جو اسلام کی حقیقی تعلیم سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ اور عقل و فکر کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں۔

اس قسم کی چند باتیں حال میں روزنامہ "ہند" کے صفحات پر ہماری نظر سے گزریں اور ہم اس امید کے ساتھ کہ ان کے متعلق ہماری معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائیگا کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

۸ مارچ کے "ہند" میں "مسلمان کب اپنے آپ پر رحم کھائیں گے" کے عنوان سے ایک افتتاحیہ لکھا گیا ہے۔ اس میں احادیث کے متعلق جو اصل بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ تو ہم متفق ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

"ہر وہ بات مان لینا نہیں چاہیئے۔ جسے حدیث کہہ دیا جائے۔ بلکہ ضروری ہے کہ حدیث کے نام سے جو روایت بھی سامنے آئے۔ اس کی جانچ کرنا چاہیئے۔ کہ درایت اور روایت دونوں کسوٹیوں پر وہ پوری اترتی بھی ہے یا نہیں اترے تو مان لینا چاہیئے۔ نہ اترے۔ تو ہرگز ماننا نہیں چاہیئے۔ یہ اس لئے کہ بہت سی حدیثیں لوگ نیک نیتی یا بدنیتی سے گڑھ گئے ہیں۔ اور ان کی جانچ پڑتال ضروری ہے۔"

لیکن اس سلسلہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی کی آمد کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اُسے مجبوری اور لاچاری کا نتیجہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ سچے مدعی مسیحیت و مہدویت کا انکار کرنے والوں کے لئے کسی اور کے آنے کی اب کوئی امید باقی نہیں رہ گئی۔ مگر اس کا معقولیت اور حقیقت سے کوئی تعلق نہیں معلوم ہوتا "ہند" نے لکھا ہے۔

"بحث شروع ہو گئی ہے کہ امام مہدی آئینگے یا نہیں۔ حضرت عیسےٰ آسمان سے اتریںگے یا نہیں کیسی احمقانہ بحث ہے۔ امام مہدی اگر آئینگے تو جب آئیں۔ اور حضرت عیسیٰ اگر آسمان سے اتریںگے تو جب اتریں۔ اس وقت یہ بحث ہونا چاہیئے۔ نہ کہ آج جبکہ معلوم نہیں کتنے سو کتنے ہزار اور کتنے لاکھ برس کے بعد دنیا ان دونوں مقدس ہستیوں سے سرفراز ہو گی۔ آج یہ بحث عملی زندگی سے ذرا بھی تعلق نہیں رکھتی۔ اس لئے بالکل بے موقعہ ہے۔"

معاف فرمایا جائے یہ جو کچھ کہا گیا ہے محض تحکم اور زبردستی ہے۔ اگر حضرت عیسےٰ اور امام مہدی نے اس وقت آنا ہو جب مسلمان قرون اولےٰ کے سے مسلمان بن جائینگے۔ اسلام کے ایک ایک حکم پر دل و جان سے عمل پیرا ہو نگے۔ دنیا سے بدی کو مٹانے اور نیکی کو قائم کرنے میں دن رات مصروف ہو جائینگے۔ آسمان پر خدا اور اس کے فرشتے ان کی تعریف کرینگے۔ اور زمین پر خدا کی مخلوق ان کی ثناخواں ہو گی۔ تو ان کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہو گی۔ اور کہا جا سکتا تھا کہ نہ معلوم کتنے سو کتنے ہزار اور کتنے لاکھ برس کے بعد دنیا ان دونوں مقدس ہستیوں سے سرفراز ہو گی۔ لیکن اگر انہوں نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آنا ہے۔ مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے لئے آنا ہے۔ ان کو اسلام پر قائم کرنے اور اسلامی تعلیم کا پابند بنانے کے لئے آنا ہے۔ خلاف اسلام اعمال سے باز رکھنے کے لئے آنا ہے۔ تو پھر کتنے سو کتنے ہزار اور کتنے لاکھ برس کے بعد آنے ہی کیا ہوئے اگر اب مسلمانوں کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اگر آج وہ اصلاح کے محتاج ہو چکے ہیں۔ اگر آج وہ اسلام سے دور ہو گئے ہیں۔ اور اس ابتر حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ جو پہلے کبھی ان پر وارد نہیں ہوئی۔ تو ضروری ہے۔ کہ آج اور اب ہی حضرت عیسےٰ اور حضرت امام مہدی مبعوث ہوں اور نہایت نیک نیتی اور صفائی قلب کے ساتھ ان کو تلاش کرنے کی صادقانہ جستجو کی جائے نہ کہ اس سے باز رکھنے کی سعی ہو۔

اور باتوں کا تو بعد میں ذکر کیا جائیگا۔ پہلے اخبار "ہند" کا ہی بیان پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی اس کے اسی مضمون سے۔ جس کے متعلق یہ کچھ عرض کیا جا رہا ہے۔ لکھا ہے۔

"مسلمانوں کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ دوست تو دوست، شریف دشمن بھی افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لیکن خود مسلمان اسی حال میں مگن ہیں۔ اور اصلاح کی کوشش نہیں کرتے"

پھر لکھا ہے "وہ قوم کیسے اونچی ہو سکتی ہے۔ جس نے اپنی اصلاح سے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ اور بے کار باتوں میں اپنا وقت برباد کر رہی ہے"

اس کے ساتھ چند شہادتیں اور ملاحظہ ہوں۔ مولانا ابوالکلام آزاد آج سے کئی سال قبل جو کچھ لکھ چکے ہیں۔ اس میں اب کوئی کمی نہیں۔ بلکہ اضافہ ہی ہوا ہے انہوں نے لکھا۔ "آج دنیا پھر تاریک ہے۔ وہ روشنی کے لئے پھر تشنہ ہے۔ وہ پھر سو گئی ہے۔ جب بار بار اسے جگایا گیا تھا۔ وہ پھر اسے بھول گئی ہے۔ جسکی تلاش میں بار بار نکلی تھی۔ اس کا وہ پرانا دکھ جس کے علاج کے لئے خدا کے رسولوں نے آہ و زاری کی اور جسکو چھٹی صدی عیسوی میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں آخری مرہم نصیب ہوا۔ آج پھر تازہ ہو گیا ہے۔ جو تاریکی چھٹی صدی عیسوی میں جہالت نے پھیلائی۔ جبکہ اسلام کا ظہور ہوا تھا۔ ویسی ہی تاریکی آج تہذیب و تمدن کے نام سے پھیلی ہے ... دنیا کی وہ کونسی بیماری ہے۔ جو آج عود نہیں کر آئی" (الہلال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲)

اور ملاحظہ ہو "ہم نے اپنی تمام خوبیاں گنوا دیں۔ اور دنیا کی مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکھ لیں" (دعوت عمل صفحہ ۹)

جناب نواب صدیق حسن خانصاحب نے لکھا۔ "یہاں تک کہ اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں انہی سے فتنے نکلتے ہیں۔ اور انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

ایک مذہبی مدرسہ کے کارکنوں کا بیان یہ ہے۔ "ہمارے دین کی وہ حالت ہے کہ اگر سو برس پہلے کے مسلمان زندہ ہو کر ہم کو دیکھیں تو مسلمان نہ سمجھیں" (روئداد مدرسہ مظہر العلوم ۱۳۲۲ھ صفحہ ۱۰۴)

یہ صرف چند باتیں ہیں۔ اس قسم کی شہادتیں بیسیوں نہیں ہزاروں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

# حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معرکۃ الآراء تقریر

## معززز اور تعلیم یافتہ طبقہ کے تاثرات

۲۵ فروری بروز اتوار بوقت ۴½ بجے بعد دوپہر احمدیہ ہوسٹل کے وسیع احاطہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "اسلام کا اقتصادی نظام" (کمیونزم کو مدنظر رکھتے ہوئے) کے موضوع پر ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض جناب رام چند صاحب منچندہ ایڈووکیٹ نے ادا فرمائے۔

گو یہ جلسہ پبلک نہ تھا۔ بلکہ اس میں صرف کالجوں کے پروفیسر۔ طلبا اور دیگر معززین کو دعوت ناموں کے ذریعہ مدعو کیا گیا تھا۔ تاہم ہر مذہب وملت کے تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ عیسائی ہندو۔ مسلم اور سکھ شرفا کے علاوہ تعلیم یافتہ خواتین کی ایک خاصی تعداد بھی تھی۔ لاہور کے علاوہ قادیان۔ امرتسر۔ فیروزپور۔ قصور گجرات۔ شاہدرہ سے بھی دوست جلسہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے۔

حضور کی تقریر تحقیقی اور علمی ہونے کے باوجود اس قدر دلچسپ اور مؤثر تھی۔ کہ باوجودیکہ دو گھنٹہ اور پینتیس منٹ جاری رہی سب حاضرین نے نہایت متانت اور سکون کے ساتھ سنا۔ چنانچہ صاحب صدر نے حضور کی تقریر کے بعد اس امر پر اظہار تعجب بھی فرمایا کہ کس طرح حاضرین نے اتنے لمبے عرصہ تک حضور کی تقریر نہایت صبر و سکون کے ساتھ سُنی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی تقریر کا یہ ایک معجزانہ اثر تھا جو فوری طور پر ظاہر ہوا۔ کہ کالجوں کے ہر مذہب وملت کے پروفیسران اور طلبا نیز دیگر معززین قریباً اڑھائی گھنٹہ تک حضور کی تقریر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

پھر تقریر کے بعد غیر احمدی پروفیسر صاحبان اور طلبا کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ چونکہ وقت کی قلت کی وجہ سے حضور اپنی تقریر میں مضمون کے تمام پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار نہیں فرما سکے۔ اس لئے ایک اور تقریر فرمائی جائے۔ جس میں مضمون کے باقی حصص کی وضاحت ہو جائے۔ تا لوگ علوم کے اس چشمہ سے سیراب ہو سکیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو عطا فرمایا ہے۔ نیز یہ کہ یہ تقریر فوری طور پر کتابی صورت میں چھپوا دی جائے۔

حضور نے اپنی تقریر کو دو حصوں میں بیان فرمایا۔ پہلے حصے میں حضور نے "اسلام کا اقتصادی نظام" قرآن شریف کی آیات کی روشنی میں پیش فرمایا اور دوسرے حصہ میں حضور نے "کمیونزم" کے اصولی اور بنیادی نقائص بیان فرمائے۔ جس حد تک تقریر کے پہلے حصے کا تعلق ہے۔ مسلمان طلبا اور پروفیسروں کا خیال ہے کہ اسلامی اقتصادی نظام اس طرز پر پہلے کبھی پیش نہیں کیا گیا۔ نہ ہی ہندوستان کے کسی موجودہ مسلمان عالم نے اس موضوع پر اس رنگ میں قلم اٹھایا ہے۔ کہ اسلامی نظام کو تمام نقائص سے پاک ثابت کر کے ایسے رنگ میں پیش کرے کہ وہ قابلِ عمل ہونے کے علاوہ بہترین نظامِ معاش بھی ہو۔ غیر مسلم طبقہ کے نزدیک اسلامی نظام کی موجودہ شکل جو حضور نے بیان فرمائی قابلِ عمل ہونے کے علاوہ عالمگیر رواداری کے اصول پر مبنی ہے۔ خود صاحبِ صدر نے بھی اپنی صدارتی تقریر میں بیان فرمایا۔ کہ میرا خیال تھا کہ اسلامی نظام میں صرف مسلمانوں کی ہی جگہ ہے۔ مگر آج کی تقریر سے معلوم ہوا۔ کہ اسلام بنی نوع انسان کی ہمدردی کا علمبردار ہے۔ نیز یہ کہ اگر یہ اسلام ہے۔ تو ہندوستان اس کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا وغیرہ۔

دورانِ تقریر میں مسلم اور غیر مسلم احباب کافی تعداد میں حضور کی تقریر کے نوٹ لکھتے رہے۔ تقریر کے بعد چند "کمیونزم" کے حامی طلبا نے اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ اسلامک سوشلزم (Islamic Socialism) کے قائل ہو گئے ہیں۔ اور اب اُسے صحیح اور درست تسلیم کرتے ہیں۔

یونیورسٹی اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کے ایم۔ اے کے بعض طلبا نے حضور کی تقریر کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر یونیورسٹی اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسروں کے پاس بھیجنے کے متعلق اپنی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ جہاں مختلف سکیمیں ہندوستان کی آئندہ فلاح اور اقتصادی ترقی کے متعلق دوسرے لوگوں کی طرف سے پیش ہو رہی ہیں وہاں یہ اسلامی نظام جو حضور نے پیش فرمایا ہے مسلمانوں کے خیالات کی نمائندگی کرے گا۔

یہ حقیقت ہے کہ حضور کی اس تقریر نے تعلیم یافتہ طبقہ کے دماغ سے مغربی ماہرین اقتصاد کے بوسیدہ اور سرتاپا ناقص خیالات کے اثر کو زائل کر کے ایک روشنی پیدا کر دی ہے۔ کیونکہ تقریر جہاں بے نظیر قرآنی علوم ومعارف پر مشتمل تھی وہاں اُس میں "کمیونزم" کے نقائص پر بھی نہایت محققانہ اور عالمانہ بحث کی گئی تھی۔ کمیونزم کے رد میں خود یورپین مفکر بھی اُن خیالات کا اظہار کرنے سے قاصر رہے ہیں جو حضور نے اس مختصر سی تقریر میں بیان فرمائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والے ہر مذہب وملت کے تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں نے اس تقریر کی فضیلت کو نہ صرف یہ کہ محسوس کیا بلکہ اس کا اظہار بھی کیا۔

مختصر یہ کہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ تقریر حضور کی علمی برتری اور فضیلت کا ایک بین ثبوت ہے۔ تقریر سن لینے کے بعد اکثر کی زبان پر تعریفی کلمات تھے۔ بلکہ ایک کثیر حصہ نے اس بات کا اقرار کیا کہ عقاید کے میدان میں گو ہم حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ساتھ اختلاف رکھتے ہوں مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ آپ موجودہ زمانہ میں ہندوستان کے بہترین عالم ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ علم اقتصاد کے متعلق قرآنی حقائق ومعارف کا انکشاف اور یورپ کے اقتصادی فلسفہ کا رد آج تک کسی انسان کی طرف سے ایسے رنگ میں پیش نہیں ہوا کہ خود منکرین اسلام ایسے نظام کی فضیلت کا اقرار کریں اور خود "کمیونزم" کے حامی "کمیونزم" کی خامیاں تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہوں۔ خاکسار ملک فیض الرحمٰن فیضی۔

## حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایڈریس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سندھ کا ایڈریس حسب ذیل ہے۔

معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کنجیجی جے ریلوے ضلع تھرپارکر سندھ

## ہر سال مدرسہ احمدیہ کیلئے ایک سو طالب علم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو فرماتے ہیں "یہ اتنی واضح ہے کہ اس رفتار سے وہ عظیم الشان کام نہیں ہو سکتا۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس کیلئے بہت زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے مگر مدرسہ احمدیہ میں دوست اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے ہر خاندان یہی سمجھتا ہے کہ دوسرے خاندان سے لڑکے آجائینگے۔ اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھ لیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے اور جو یہ بھی نہیں کرتا وہ گو شرم وحیا کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر وہ یہی کہتا ہے کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون"۔ (خطبہ جمعہ ۵ جنوری ۱۹۴۵ء)

اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک فرد حالات پر غور کرے اور اس بات کیطرف توجہ کرے کہ ان میں سے جو بڑی عمر کے لوگ ہیں۔ وہ نئے سرے سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے وہ کمائیں ان کیلئے جو پڑھتے ہیں اور دوسرے جو پڑھے ہوئے ہیں۔ وہ آگے آئیں اور اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے وقف کریں اور دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے ہر سال کم از کم ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ تاکہ ہمیں ہزاروں کی تعداد میں مبلغ مل سکیں۔

**موضع بھمہ میں پبلک تبلیغی جلسہ** ۲۵ مارچ بروز اتوار بوقت ۱۲ بجے دوپہر زیر انتظام انجارج صاحب احمدیہ دار التبلیغ گنج مغلپورہ موضع بھمہ متصل اسٹیشن جلو ایک پبلک تبلیغی جلسہ ہوگا۔ امرتسر لاہور اور دیگر گرد ونواح کے احمدی احباب کو کثرت سے شریک جلسہ ہونا چاہیئے۔ خاکسار برکت علی احمدی از بھمہ۔

# تلاوتِ قرآنی کے بعض آداب

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

تلاوتِ قرآن یا بعض خاص قرآنی آیات کے پڑھنے یا سننے کے وقت بعض فقرات قاری یا سامع اپنی طرف سے کہتا ہے۔ یا بطور جواب کے بلند آواز سے پڑھتا ہے یہ دستور یا تو خود قرآن کریم کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ یا بموجب حدیث یا سنت کے احکام کے رائج ہو گیا ہے۔ اس لئے ان سے آگاہ رہنا ہر قرآن خواں اور سامع کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ حسب ذیل ہدایات اس امر کے متعلق یاد رکھنی چاہئیں۔

(۱) جب تلاوت شروع کی جائے تو پہلے بموجب حکم الٰہی استعاذہ یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے واذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

(۲) اعوذ کے بعد خواہ کسی جگہ سے بھی قرآن پڑھا جائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا آداب تلاوت میں داخل ہے:

(۳) سورۂ فاتحہ پڑھ کر یا سن کر خاتمہ پر آمین کہنا بھی مسنون ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ کہ یا اللہ یہ دعا قبول فرما۔

(۴) تلاوت قرآن ختم کر کے یہ دعا مانگنی چاہیئے۔ اللھم انس وحشتی فی قبری اللھم ارحمنی بالقرآن العظیم۔ واجعلہ لی اماماً و نوراً وھدیً ورحمۃً اللھم ذکرنی منہ ما نسیت و علمنی منہ ما جھلت۔ وارزقنی تلاوتہ اناء اللیل والنھار واجعلہ لی حجۃ یا رب العالمین آمین۔ ترجمہ۔ یا اللہ قبر کی دحشت کے وقت مجھے انس بخش۔ اے اللہ قرآن عظیم کی وجہ سے مجھ پر رحم فرما۔ اور اسے میرے لئے امام نور اور رحمت بنا۔ اے اللہ اس میں سے جو میں بھول جاؤں اسے یاد دلا دے۔ اور جو میں نہیں سمجھتا۔ وہ مجھے سکھا دے۔ اور مجھے اس کے پڑھنے کی توفیق عطا کر رات اور دن کے اوقات میں اور اے رب العالمین اسے میرے لئے حجت بنا دے۔ آمین

(۵) سورۂ ملک یا تبارک الذی کی آخری آیت پڑھنے یا سننے کے بعد یہ جواب دینا چاہیئے۔ اللہ یاتینا وھو رب العالمین اس آخری آیت کا ترجمہ یہ ہے "تو کہہ دے کہ اگر تمہارا پانی خشک ہو جائے۔ تو کون بہتا ہوا پانی تمہارے لئے لائیگا؟" اس آیت کا جواب سننے والا یہ دیتا ہے۔ کہ اللہ جو سارے عالم کا رب ہے۔ وہی ہمارے لئے مصفا بہتا ہوا پانی مہیا فرمائیگا۔

(۶) سورۂ اعلیٰ کی پہلی آیت پڑھنے یا سننے کے بعد سبحان ربی الاعلیٰ پکار کر کہنا چاہیئے۔ وہ پہلی آیت یہ ہے سبح اسم ربک الاعلیٰ یعنی "اپنے رب کی پاکی بیان کر جو نہائت بلند مرتبت ہے" اور جواب والے فقرہ کے معنی ہیں کہ "پاک ہے میرا رب جو نہایت بلند مرتبت ہے"

(۷) سورۂ غاشیہ کی آخری آیت سننے یا پڑھنے کے بعد یہ جواب دینا چاہیئے اللھم حاسبنا حساباً یسیرا۔ اور وہ آیت جس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح پر ہے۔ ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم یعنی ان لوگوں کی واپسی ہماری طرف ہی ہوگی پھر ہمارے ذمہ ان سے حساب لینا ہوگا۔ اور جواب والے فقرہ کے یہ معنے ہیں۔ کہ "اے اللہ ہم سے آسان حساب لیجیو"۔

(۸) سورہ التین کی آخری آیت الیس اللہ باحکم الحاکمین (کیا اللہ تعالے سب حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟) پڑھنے یا سننے کے بعد پکار کر یہ جواب دے "بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاھدین" یعنی کیوں نہیں میں تو خود اس بات کا گواہ ہوں:

سوائے نمبر ۴ والی دعائے ختم قرآن کے باقی تمام باتیں نماز کے باہر اور نماز باجماعت کے اندر دونوں صورتوں میں کرنی چاہئیں۔

(۹) سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت کے آخری الفاظ وکبرہ تکبیرا (یعنی اللہ کی بہت بڑائی بیان کر) پڑھ کر اور سن کر اللہ اکبر کہنا چاہیئے۔

(۱۰) سورۂ قیامت کی آخری آیت الیس ذالک بقادر علیٰ ان یحیی الموتیٰ (کیا خدا مردے کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟) یہ جواب دینا چاہیئے بلیٰ انہ علیٰ کل شئ قدیر یعنی ہاں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۱) سورۂ مرسلات کی آخری آیت فبای حدیث بعدہ یومنون (پھر اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟) پڑھ کر یہ جواب دے۔ آمنا باللہ وحدہ یعنی ہم تو صرف اکیلے خدا پر ایمان لاتے ہیں۔

(۱۲) سورۂ الرحمٰن میں فبای آلاء ربکما تکذبان کی آیت بار بار آتی ہے۔ اس لئے سورۃ کو ختم کر کے اس آیت کا جواب اس طرح دینا چاہیئے۔ لا بشئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد۔ یعنی اے رب ہم تیری کسی نعمت کی تکذیب نہیں کرتے۔ اور سب تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں۔

تلاوت کنندہ کو چاہیئے۔ کہ ان آیات کو اپنی اپنی جگہ قرآن مجید کے حاشیہ پر قلم سے لکھ لے۔ تاکہ جب ایسا مقام آئے۔ تو جواب سامنے لکھا ہوا موجود ہو۔

## شذرات

### (۱)

شکاگو (امریکہ) ۱۴ مارچ کی خبر ہے۔ کہ وہاں ایک شخص فریڈ والجر کو اس جرم میں عیسےٰ مسیح کی طرح سولی پر لٹکا دیا۔ کہ وہ جنگ کے خلاف تھا۔ ملزمان نے پانچ پانچ انچ کی میخیں اسکے ہاتھوں میں گاڑ دیں۔ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور اس نے فریڈو کو سولی سے نیچے اتارا۔ ملزموں نے اسکے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا ہوا تھا۔ فریڈو اب ہسپتال میں زیر علاج اور رو بصحت ہے۔ (ریاست ۱۵ مارچ)

میں سمجھتا ہوں اس واقعہ میں جسکے متعلق ملزمین کے صحیح یا غلط رویہ سے کچھ بحث نہیں عوام و خواص کے لئے صداقت پر غور کرنے کے لئے کافی مصالحہ ہے۔ اور یہ مثال قدرت نے احمدیت کے اس عقیدہ پر روشنی ڈالنے کے لئے قائم کی ہے۔ کہ ہاتھ پاؤں میں پانچ پانچ انچ کی میخیں گاڑنے اور سولی پر لٹکانے کے بعد بھی ایک انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ اور علاج سے تندرست ہونا بھی غلط بات نہیں۔ کیا ہم سے اتفاق نہ رکھنے والے ان تمام واقعات پر جو عیسےٰ مسیح کو ازروئے بائبل پیش آئے ایک محققانہ نظر نہ ڈالیںگے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ذرا بھی سوچ سے کام لینگے۔ تو ان پر ایک اور ایک دو کی طرح یہ بات کھل جائے گی۔ کہ حضرت عیسےٰ بھی صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد زندہ ہی اتر آئے۔ اور دوستوں کی خبر گیری اور مرہم عیسےٰ کے معالجہ سے اچھے ہو کر اپنے حواریوں کو نظر آئے۔ اور پھر گمگشتہ فرقوں کی دیکھ بھال کے لئے ہجرت فرما گئے۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

### (۲)

اسلامی حکم ہے جسے بعض مسلمان بھی بھول رہے ہیں کہ جب چھینک آئے۔ تو مومن الحمد للہ کہے اور سننے والے یرحمک اللہ۔ اسمیں جو حکمت ہے۔ وہ بفصیلہ ذیل بیان سے ظاہر ہو گی۔ جو اخبار احسان میں چھینک آنے کی وجہ از روئے سائنس پر چھپا ہے۔

ہوا ہمارے لئے اس قدر لازمی و ضروری ہے۔ کہ آپ ہماری زندگیوں کو تنفس کا کھیل کہہ سکتے ہیں ... باہر سے ہوا ناک کے ذریعہ ہمارے جسم کے اندر جاتی ہے۔ اگر اس راستے میں کوئی مزاحمت پیدا ہو اور گزر صاف نہ رہے۔ تو دماغی اعصاب اپنی حساسیت کے ساتھ فوراً اس کی صفائی کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور دماغ سے اٹھنے والی یہ رَو ناک میں آ کر چھینک کی شکل میں ختم ہوتی ہے۔

پس سانس جس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ اسکے رستے میں جو روک پیدا ہو گئی ہو۔ اسکو دور کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ انتظام ہے۔ یہ کام غیر شعوری طور پر جاری ہوتے ہیں۔ اور انکو انسان کے شعور سے تعلق نہیں۔

پس اس رحمانیت اور فضل الٰہی پر انسان کو اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لانا ضروری ہے۔ اور ایک مومن با اللہ بلند آواز سے الحمد للہ کہتا ہے۔ اور سننے والے اپنی اخوت کیوجہ سے یرحمک اللہ کہہ کر یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ فضل آئندہ بھی شامل حال رہے۔ اسی طرح جمائی آنے پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سستی کا نشان ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "خون میں آکسیجن کی ایک خاص مقدار کا موجود رہنا ضروری ہے۔ اور جب کبھی یہ آکسیجن کم ہو جائے۔ تو اس کا فوری اثر ہمارے دماغ پر ہوتا ہے۔ اور ہم غیر شعوری طور پر ایک لمبی سانس لیتے ہیں"۔ اس موقعہ پر

# بعض سوالات کے جوابات

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

## شراب کو کیوں حرام کیا گیا

**سوال:**۔ کیا شراب کا پینا ہر نبی کے زمانہ میں حرام رہا ہے۔ اگر حرام نہیں رہا جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے۔ تو ہمارے لئے کیوں حرام کردی گئی۔ ہماری فطرت تو وہی ہے۔ اور فطرت تبدیل نہیں ہوا کرتی۔

**جواب:**۔ فطرت بیشک تبدیل نہیں ہوا کرتی مگر اسی فطرت کی صحت اور بیماری اور بچپن اور شباب اور پیری کی عمر کے تقاضے اور حالات مختلف ہونے سے اس کی خوراک پوشاک اور اس کی غذا اور دوا اور اس کے تعلیمی مدارج اور عقلی احساسات اور تربیت کے مختلف زینے بھی تو اسی فطرت کیلئے ملحوظ رکھنے پڑتے ہیں۔ ابتداءً میں انسانی فطرت بلحاظ عمر شیر خوارگی کے بجز دودھ کے بڑے انسانوں کی غذا جو روٹی۔ چاول۔ گوشت وغیرہ ہے۔ اس سے گذارا نہیں کرسکتا۔ اور اگر مجبور کرنے پر اس کی ہلاکت یقینی ہے۔ کیونکہ سخت اور قوی غذا کے ہضم کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا وقت ابھی بچہ پر نہیں آیا ہاں آئندہ آنے والا ہے۔ اب بچہ اور بڑا انسان انسانی فطرت کے نہ تبدیل ہونے کے لحاظ سے اس بات کے لئے مجبور نہیں ہوسکتے کہ بچہ کو بڑے انسان کی غذا دی جائے اب فطرت اپنے مختلف حالات میں جو مختلف عمر کے زمانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا بچپن اور کیا بڑی عمر بجز اشتراک سب پر اشتمال رکھتی ہے۔ یہی فطرت کا نمونہ تعلیمی مدارج میں نظر آتا ہے کہ ابتداء میں ہی طالب علم کو بی۔ اے اور ایم۔ اے یا مولوی عالم اور مولوی فاضل کا کورس نہیں پڑھایا جاسکتا۔ بلکہ درجہ بدرجہ تعلیم ترقی کے ساتھ قدم بڑھاتی ہے۔ اسی بنا پر پرائمری۔ مڈل میٹرک ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم اے۔ تک کے مختلف مدارج تعلیم کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ یہی صورت انسانی فطرت کی ترقی کی ابوالبشر آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری اور جامع شرائع اور اکمل واتم ہدایت کی کتاب یعنی قرآن کریم تک سمجھ لیں۔ انسان کے اندر قیمتی جوہر جس سے انسان کا شرف اور فضیلت نمایاں ہوتا ہے۔ وہ عقل ہی کا جوہر ہے۔ اور عقل ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعے انسان نیکی بدی میں تمیز اور اپنے نفع اور نقصان کے درمیان فرق کرسکتا ہے۔ اور دینی دنیوی اور اخروی سعادت کے حصول کا دارومدار بھی اسی پر رکھا گیا ہے۔ مجنوں انسان کتنا بھی خوبصورت ہو جسم اور تن بدن کتنا بھی مضبوط رکھتا ہو۔ عقل نہ ہونے سے یا بحالت جنون اس کی عقلمند انسانوں کے مقابل کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اور شراب کیا ہے۔ اور اس کے نشہ اور مستی کا کیا وصف ہے۔ عقل کی تباہی اور ہوش وحواس کی بربادی شرابی کی نشہ اور مخموری کی حالت اور ایک پاگل اور مجنون دونوں کو اکٹھا بٹھا کر ان کی باتوں کو سن لو یا دونوں سے کسی عقل وفہم سے تعلق رکھنے والے امر کے متعلق مشورہ یا سوال کا صحیح جواب کی توقع پر کچھ دریافت کرلو اسی وقت تمہیں معلوم ہوجائے گا۔ کہ جس طرح مرض جنون عقل کو مارنے والا ہے۔ اسی طرح شراب کا نشہ عقل کو زائل کرنے والی چیز ہے۔ اب شرابی بحالت نشہ کیا سمجھتا ہے۔ کہ یہ میری ماں ہے یا بہن یا بیوی ہے یا بیٹی۔ اور عبادت الٰہی یعنی نماز سے جو اللہ تعالیٰ کی حضوری کے لئے بار یاب ہونے کی صورت ہے کیا ایک شرابی نشہ کی حالت میں نماز کو حضور قلب سے ادا کرسکے گا۔ اور قیام و رکوع و سجود یا تعداد رکعات اور دیگر اذکار نماز کا فریضہ ایک غیر مخمور اور درست ہوش وحواس والے انسان کی طرح ادا کرسکے گا۔ چونکہ خدا کے نبی اور رسول انسانوں کو عقل کے ذریعے دینی دنیوی مفاد کے علوم کی دولت عطا کرنے آتے ہیں اور علم کے حاصل کرنے کا اول درجہ ذریعہ یہی عقل ہے۔ اس لئے ممکن نہیں کہ کسی نبی کی شریعت میں اس عقل کو تباہ کرنے والی شراب کو حلال کیا گیا ہو۔ ہاں نبیوں کی امت کے لوگوں نے اگر نفسانی خواہشوں کی پیروی سے عیش وعشرت میں پڑ کر اس حرام چیز کو استعمال کرلیا ہو۔ اور بعد کے لوگوں نے پہلوں کی غلطی اور ناجائز استعمال کو حلال کی صورت میں سمجھ لیا ہو۔ جیسے عیسائی حضرات نے جب شراب خوری کا استعمال جاری کیا تو پھر ایک شادی کے موقع پر حضرت مسیح کا معجزہ ہی شراب کے مٹکے کی صورت میں پیش کردیا۔ جیسا کہ بائیبل والوں نے نوح نبی کو شرابخور ثابت کیا کہ نوح نے شراب پی تھی۔ یہ ایسی ہی بدعات سیئہ کا اختراع ہے جیسے کہ عیسائیوں نے مسیح کی توحید والی تعلیم کو تثلیث کے مشرکانہ عقیدہ سے تبدیل کردیا اور تاریخ کی بھی ہر ایک بات وثوق نہیں رکھتی۔ جیسے کہ مسیح کی نسبت مشہور کیا گیا کہ وہ زندہ جسم سمیت آسمان پر چڑھ گیا۔ حالانکہ وہ سرینگر کشمیر میں آکر فوت ہوا۔ اور وہیں مدفون کیا گیا۔

## معجزہ اور جادو کا فرق

**سوال:**۔ کیا معجزہ اور جادو کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ حضرت موسیٰ نے بھی سانپ دکھایا اور دوسرے ساحروں نے بھی رسیوں کے سانپ بنائے۔

**جواب:**۔ معجزہ اور جادو کا سرچشمہ ایک نہیں۔ بلکہ الگ الگ ہے۔ معجزہ کا سرچشمہ اللہ تعالےٰ کے علم اور قدرت کی خاص تجلی سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی نبوت ورسالت اور اس کی وہبی برکات کا ظہور۔ اور جادو کا تعلق کسبی طاقتوں سے ہے۔ جس کی ایک شکل مسمریزم کے اعمال میں پائی جاتی ہے۔ یعنی قوت ارادی کو ہر پہلو سے سمٹ کر اور مجتمع کرکے معمول یا معمولین کی متخیلہ پر ایسی توجہ کے ساتھ اثر انداز ہونا کہ معمول کی آنکھ کو عامل کی توجہ کے مطابق وہی منظر محسوس ہو جو عامل کی قوت ارادی کے ماتحت دکھایا جانا مطلوب ہے۔ سورۃ طٰہٰ میں آیت سحروا اعین الناس اور آیت یخیل الیہ بسحرھم انھا تسعیٰ انہی معنوں میں مذکور ہوئی ہے۔ اور شعبدہ بازی کی تمام انواع تخیل اور آنکھوں کے مغالطے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس معجزہ اور چیز ہے۔ اور سحر اور جادو اور چیز ہے۔ اور دونوں کے منبع بھی الگ الگ نوعیت کے ہیں۔

## مل کر کھانا کھانا

**سوال:**۔ آجکل کے بڑے بڑے حفظان صحت کے ماہر ڈاکٹر اس بات کا فتویٰ دیتے ہیں کہ مل کر کھانے سے امراض متعدی ایک دوسرے سے منتقل ہوجاتی ہیں۔ لیکن اسلام اس کے خلاف چلتا ہے۔ کیا وجہ ہے؟

**جواب:**۔ قرآن میں اسلامی تعلیم دونوں طرح پر ہے۔ جہاں مل کر کھانا کھایا جاتا ہے ایسے لوگوں کیلئے مل کر کھانے کی بھی اجازت ہے۔ اور جہاں متعدی بیماری کے پھیلنے کا خطرہ ہو یا ویسے ہی خاندانی عادات کے ماتحت الگ الگ کھانا پسند ہو تو اس طرح کھانا کھانے کی بھی اجازت ہے۔ ذیل کی آیت میں دونوں طرح کی اجازت ہے لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعًا او اشتاتا (نور) یعنی تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ دونوں طرح سے جائز ہے۔ اور کسی ایک طریق کے خلاف کھانے میں کسی طرح کا شرعًا گناہ نہیں ہے۔

## مسمریزم سے علاج

**سوال:**۔ جب ہماری طرف کسی کے ہاتھ پر چندرا (ایک مرض) ہوجاتا ہے۔ تو اس کا علاج کرنے والے مریض کا ہاتھ زمین پر رکھا دیتے ہیں۔ منتر پڑھتے اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور تاکید کرتے ہیں کہ ہاتھ کو مت ہلنے دو لیکن منتر کے زور سے ہاتھ آگے بڑھتا ہے۔ اور آرام ہوجاتا ہے۔

**جواب:**۔ یہ صورت بھی مسمریزم اور توجہ کے عمل سے ہی تعلق رکھتی ہے معمول کے درد کی تکلیف والی حالت عامل کے اثر سے متأثر ہونے کے لئے مستور ہوتی ہے معمول کی توجہ کو پھیرنے سے اسے غافل کرنے کے نتیجہ میں ہاتھ اپنی جگہ سے ہلنا سادہ طبع مریضوں کے متعلق آسان بات ہے۔

## ۶ دن سے کیا مراد ہے

**سوال:**۔ خلق السمٰوات والارض فی ستۃ ایام۔ یہاں دنوں سے کیا مراد ہے۔ اور وہ ۶ دن کونسے ہیں۔

**جواب:**۔ قرآن کریم کی آیت ذیل یعنی ان یوما عند ربك کالف سنۃ مما تعدون (الحج) کے رو سے بتایا گیا ہے کہ خدا کے نزدیک ایک دن یعنی ایک دور ہزار سال کا بھی ہے پس یہ چھ دنوں سے مراد چھ ہزار سال کے چھ دور بھی ہوسکتے ہیں۔ اور سورہ معارج میں ایک دور کی نسبت پچاس ہزار سال کی مدت بتلائی گئی ہے۔ اور پچاس ہزار سال کے ایک دور کے لحاظ سے چھ دور تین لاکھ سال بنتے ہیں۔ پس ۶ دن سے مراد دو قسموں کے دور ہیں۔

## فرشتوں کی امداد

**سوال:**۔ خدا نے جنگ احد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم نے اتنے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کی ہے کیا یہ فرشتے جنوں اور انسانوں سے کوئی الگ مخلوق ہے۔ یا خدا کی طاقتیں ہیں۔

258



**جواب۔** فرشتے جیسا کہ اوپر بھی بتایا جا چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کی روحانی قسم کی ایک مخلوق ہے۔ اور جن کا لفظ بہت بڑے انسانوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور بعض مخفی مخلوق پر بھی جس کا یا اندھیرے سے تعلق رہتا ہے۔ یا دن کے وقت مخفی جگہوں میں رہتی ہے۔ جیسے سوراخوں اور بلوں میں رہنے والے درندے اور چرندے بھی۔ اور لفظ جن شیطانوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جو فرشتوں کے مقابل بدروحیں ہیں۔

## توفی کے معنی

**سوال۔** توفی۔ اجل۔ موت کے لغوی اور اصطلاحی معنوں میں کیا فرق ہے

**جواب۔** ویسے تو تینوں لفظوں کو موت کے معنوں میں بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ اصطلاحی پہلو ہے۔ اور لغت کے رو سے یہ فرق ہے۔ کہ توفی کا فعل ہو۔ اور خدا فاعل اور انسان مفعول ہو۔ تو اس صورت میں معنے قبض روح ہی ہوتے ہیں۔ لفظ اَجَل لغت میں مدت اور میعاد بلکہ میعاد و عمر تک کے لئے بھی اطلاق پاتا ہے۔ اور لفظ موت لغت میں عام طور پر مرنے کے معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ گو محاورات زبان میں اسے وسیع معنوں میں ہی استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے موت کے مشابہ حالات نیند اور بے حسی وغیرہ

## معیشت اور جدّوجہد

**سوال۔** خدا نے انسان کی معیشت دنیا میں مقرر کر رکھی ہے۔ اور ایک کو دوسرے سے بڑھایا ہوا ہے۔ اس طرح کسی انسان کو روزگار کے لئے جدوجہد کرنے کی کیا ضرورت ہے لیکن جب ہم دوسری آیتیں پڑھتے ہیں۔ تو عمل کرنے کی ہدایت آتی ہے۔ کیا خدا کا کلام متضاد کلام نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح سے ہدایت اور ضلالت کے متعلق آیتیں آتی ہیں۔ ان سے بھی خدا کا کلام متضاد ہو جاتا ہے۔

**جواب۔** خدا نے جس طرح انسان کی معیشت دنیا میں مقرر کر رکھی ہے۔ اسی طرح اس نے معیشت مقرر کرنے کے ساتھ قانون جدّ و جہد کو بھی انسان کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ اور اگرچہ انسان کا ایک دوسرے سے بڑھنا بھی قانون الٰہی کے بغیر نہیں۔ لیکن وہ بڑھنا بھی اسباب کے ساتھ ہی وابستہ ہوتا ہے۔ خواہ صورت اسباب کی خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے ماتحت پیدا ہو۔ خواہ صفت رحیمیت کے ماتحت۔ کیونکہ دنیا میں تمام قسم کے اسباب اور ان کے نتائج پر نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانی زندگی کے قیام و بقا اور اسکی معیشت کے ذرائع یا تو ایسے ہیں۔ جن میں انسانی جدوجہد اور کوشش کا تعلق نہیں پایا جاتا۔ جیسے اجرام فلکیہ اور عناصر اور موالید ثلاثہ اور انسانی قوی اور حواس اور یا ایسے ہیں۔ جو انسان کی جدوجہد سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے انسانی کاروبار زراعت تجارت مکانوں اور شہروں کی آبادی۔ زیورات۔ غذائیں لباس۔ دوائیں معلوم کر کے انہیں ترکیب دینا۔ ان سے فائدہ اٹھانا۔ انتظامی معاملات کے لئے حکومت اور فوج کا انتظام۔ قانون اور اس کا اجراء عدل اور انصاف۔ قیام امن اور تعلیم کے ادارے قائم کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ایسا ہی قرآنی آیتوں میں ہدایت اور ضلالت کی راہیں بیان کر دی گئی ہیں۔ تا انسان ضلالت سے بچے اور ہدایت سے علمی عملی فائدہ اٹھائے۔ اب اس طرح سے خدا کے کلام میں تضاد کیسے تسلیم ہو سکتا ہے۔ یہ صورت تو انسانی ضرورتوں پر نظر رکھتے ہوئے پیش کی گئی ہے۔ کہ انسان ہدایت اور ضلالت دونوں طرح کی آیتوں سے علم حاصل کر سکے۔ کیا انسان کو شفا اور بیماری کا علم بتانا تاکہ وہ شفا حاصل کر سکے۔ اور بیماری سے بچ سکے۔ یہ متضاد صورت قابل اعتراض سمجھی جا سکتی ہے۔ یا انسانی ضرورتوں کے لحاظ سے ایک مفید بات ہے۔

## تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک امیر مقرر فرمایا ہے:-

(۱) سید والہ ضلع شیخوپورہ۔ میاں غلام محمد صاحب زرگر

(۲) بہلولپور ضلع سیالکوٹ چودھری عنایت اللہ صاحب

(۳) بنوں۔ میاں اللہ دتا صاحب (بوجہ تبدیلی میاں محمد حسین صاحب سابق امیر) (۴) ڈسکہ (نائب امیر) مستری رحیم بخش صاحب

(۵) ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ ملک عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

نوٹ:- ضلع ڈیرہ غازیخاں کی جماعتوں کے لئے ضلعوار نظام کا قیام منظور کیا گیا ہے۔ جس کے امیر ملک عزیز احمد صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ اور صدر مقام ضلع ڈیرہ غازیخاں منظور ہوا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

# حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

اس وقت ہمارے سامنے بڑے بڑے مذاہب چار ہیں۔ (۱) ویدوں کو ماننے والے۔ (۲) تورات و زبور کو ماننے والے (۳) انجیل کو ماننے والے اور (۴) قرآن شریف کو ماننے والے۔ ان مذاہب کی تعلیم کی تفصیلات میں بہت بڑا اختلاف اور تضاد ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور تمام مذاہب اس بات کے دعویدار ہیں۔ کہ ان کی کتاب اور مسلمات کو مان کر ہی خدا کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص طالب صادق ہو کر سچے اور نجات دہندہ مذہب کی تلاش کرے۔ تو اس کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے۔ اگر وہ سب مذاہب کی تحقیق کرے۔ تو ایسا کرنا بھی ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ گو جس خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اس کا منشا تو یہی ہے۔ کہ اس کا بندہ پوری جستجو اور تحقیق کر کے اپنے خالق اور مالک کو جانے۔ مگر تجربہ اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ کہ بہت کم لوگ ہیں جو پیدائش کی حقیقی غرض کو سمجھتے اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ قرآن کریم کا بھی ارشاد ہے۔ وقلیل من عبادی الشکور۔ کہ میرے قدردان اور شکرگذار بندے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ایک نیک اور خدا کے شکرگذار بندوں میں سے تھے۔ وہ ہندوؤں کے گھر پیدا ہوئے۔ اور نیکی اور تقویٰ و طہارت کی راہ اختیار کر کے بزرگی کو پہنچے۔ اور ایک بڑی قوم ان کے نقش قدم پر چلنا موجب فخر خیال کرتی ہے۔ اس لحاظ سے ان کا فیصلہ ہندو اور سکھ قوم کے لئے بطور حجت ہو سکتا ہے۔

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے دین کی راہ میں اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ اور مذاہب کی تحقیق کی۔ تاکہ صراط مستقیم یعنی وہ راہ جو خدا تک پہنچاتی ہے۔ مل جائے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی۔ اور مصائب برداشت کر کے سچی راہ تلاش کر لی۔ حضرت باوا صاحب رح نے تورات و زبور انجیل اور ویدوں کو پڑھا۔ اور سنا۔ اور قرآن شریف کا مطالعہ کیا۔ غرض تمام مذاہب کی چھان بین کی۔ اور بالآخر یہ نتیجہ نکالا۔ کہ قرآن اور مذہب اسلام کے ذریعہ ہی نجات مل سکتی ہے۔ چنانچہ آپ کا یہ مشہور اشلوک ہے۔

تورات زبور۔ انجیل ترے پڑھ سن ڈٹھے وید
رہیا قرآن شریف کلجگ میں پروار
(جنم ساکھی بھائی بالا والی صفحہ ۱۴۱)

یعنی اے لوگو میں نے تورات اور زبور کو بھی پڑھا ہے۔ انجیل کو بھی اور ویدوں کو بھی پڑھ سن لیا ہے۔ اور قرآن شریف کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ ان سب کتابوں میں اگر غالب اور نجات دلانے والی کوئی کتاب ہے۔ تو وہ قرآن شریف ہے۔

یہ وہ فیصلہ ہے۔ جو مذاہب کی تحقیق میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے دیا۔ سو اگر کوئی طالب صادق ہے۔ اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی دل سے عزت کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ آپ کے اس فیصلہ کو قبول کرے۔ اور مذہب اسلام اور قرآن شریف پر عمل کر کے اپنے مالک اور خالق کو راضی کرے۔

خاکسار رحمت الدین قادیان

## ترمیمات بجٹ

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ جو دوست دوران سال میں کسی دوسری جگہ سے تبدیل ہو کر آئیں۔ یا وہاں سے تبدیل ہو کر جائیں۔ تو عہدہ داروں کا فرض ہے۔ کہ اس قسم کے تغیرات سے فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دے کر بجٹ میں ترمیم کرا لیں۔ (ناظر بیت المال)

# نارتھ ویسٹرن ریلوے ۔ سروس کمیشن ۔ لاھور

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل عارضی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ۱۷ اپریل ۱۹۴۵ء تک (ہر آسامی کیلئے علیحدہ علیحدہ) مجوزہ فارم پر (جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر دستیاب ہو سکتا ہے) درخواستیں مطلوب ہیں ۔

| اسامی کی نوعیت | اسامیوں کی تعداد | تنخواہ |
| --- | --- | --- |
| ا ملیریا انسپکٹر | ۳+۸ فہرست انتظاریہ کے لئے جس میں ۶ آسامیاں مسلمانوں کے لئے ایک آسامی سکھوں ۔ پارسیوں ۔ اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اچھوت اقوام کے امیدواروں کے لئے مخصوص ہے ۔ | ۱۸۰/- روپے ماہوار (مقررہ) |
| ب ملیریا اسسٹنٹ انسپکٹر | ۳+۸ فہرست انتظاریہ کے لئے جس میں سے ۹ ۔ آسامیاں مسلمانوں کے لئے ۔ دو آسامی سکھوں، پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اسامی اچھوت اقوام کے امیدواروں کے لئے مخصوص ہے ۔ | ۱۰۰ ۔۔۔ ۱۰/۲ ۔ ۱۲۰ روپے |
| ج سنیٹری انسپکٹرز | ۵+۱۱ فہرست انتظاریہ کیلئے جس میں سے ۹ ۔ آسامیاں مسلمانوں کے لئے دو آسامی سکھوں، پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اسامی اچھوت اقوام کے امیدواروں کے لئے مخصوص ہے ۔ | ۶۰ ۔ ۵/۲ ۔ ۵۰ ۔ ۵ ۔ ۳۵ روپے |
| د ۔ ڈسپنسر | ۸+۲۱ فہرست انتظاریہ کے لئے جس میں سے سترہ (۱۷) آسامیاں مسلمانوں کے لئے ۔ دو آسامی سکھوں، پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اسامی اچھوت اقوام کے امیدواروں کے لئے مخصوص ہے | ۴۰ ۔ ۲ ۔ ۵۰ ۔ ۲½ ۔ ۷۰ روپے کے گریڈ میں تا اختتام جنگ ۴۰ روپے ماہوار |

تمام آسامیوں کے امیدواروں کو متذکرہ صدر ماہانہ تنخواہ کے علاوہ جنگی الاؤنس اور قواعد کے مطابق دیگر الاؤنس بھی ملیں گے ۔ مزید برآں ریلوے گرین شاپس سے رعایتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کی رعایت بھی حاصل ہوگی ۔

## معیار قابلیت

(ا) ملیریا انسپکٹرز ۔ امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ (۱) سنیٹری انسپکٹر ہوں ۔ اور انہوں نے ملیریالوجی میں امتحان پاس کرنے کے بعد اس مضمون میں تھیوری اور پریکٹس کا کورس ختم کیا ہو ۔ اور کسی منظور شدہ تربیتی ادارے سے سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہو اور (۲) علاقہ جات میں ملیریالوجی کا دو سال تک تجربہ حاصل کیا ہو ۔ عمر ۳۵ سال تک ہونی چاہیئے ۔

(ب) ملیریا اسسٹنٹ انسپکٹر ۔ امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ (۱) سنیٹری انسپکٹر ہوں ۔ اور علاقہ جات میں کم از کم ایک سال تک ملیریا سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنے کا عملی تجربہ حاصل کیا ہو ۔ ایسی ملازمت کے بارے میں ان کے پاس سرٹیفکیٹ موجود ہوں ۔ عمر ۳۵ سال تک ہونی چاہیئے ۔

(ج) سنیٹری انسپکٹرز ۔ امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ انہوں نے سینی ٹیشن اور پبلک ہیلتھ کا باقاعدہ اور منظور شدہ تربیتی کورس پاس کیا ہو ۔ اور ان کے پاس کسی منظور شدہ ادارے کا سرٹیفکیٹ موجود ہو ۔ سابق تجربہ رکھنے والے امیدواروں کو ترجیح دیجائیگی ۔ عمر ۲۱ اور ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے ۔

(د) ڈسپنسرز ۔ امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ (ا) ان کے پاس کسی منظور شدہ گورنمنٹ کالج یا حکومت کی طرف سے مقرر کردہ باڈی آف ایگزامینرز کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ آف ٹریننگ اینڈ پروفیشنسی ان ڈسپنسنگ موجود ہو ۔ (ii) اگر امیدوار کسی ایسے صوبے کے باشندے ہوں جن میں سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی منظور شدہ کمپاؤنڈروں کی فہرست رکھتی ہو ۔ تو ان امیدواروں کا نام اس فہرست میں درج ہو ۔ ایسے امیدواروں کو ترجیح دیجائیگی جن کے پاس سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کا فرسٹ ایڈ سرٹیفکیٹ موجود ہو ۔ عمر کی قید کوئی نہیں ۔

مفصل کوائف معلوم کرنے کے لئے سیکرٹری کے نام اپنے پتہ والا ٹکٹ زدہ لفافہ ارسال کریں ۔ +



# سرمۂ نور رجسٹرڈ

کیا کبھی آپ نے آزمایا ۔ کیوں مشہور ہے

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے ۔ اطباء ۔ ڈاکٹر رؤساء ۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ ۔ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے ۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے ✤ قیمت تولہ دو روپے ۔۔۔ چھ ماشہ ایک روپیہ

## شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپکو گرویدہ بنا دینگی ✲

### بچوں کا شربت
بچوں کو تندرست اور توانا بناکر مرض سے محفوظ رکھتا اور دانت نکلنے کی تکالیف بے چینی اور لاغری ۔ قے پیچش ۔ کھانسی ۔ سوکھا بخار ۔ قبض ۔ نمونیا ۔ کمی خون کے لئے بے حد مفید ہے ۔ گرائپ واٹر اور دیگر ایجادوں سے بڑھکر ثابت نہ ہو تو ہم ذمہ دار ۔ اسکا استعمال وزن کو بڑھاتا اور چہرے کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

### موتی منجن
تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے قیمت صرف بارہ آنہ

### ست سلاجیت
سورج تاپی (آفتابی)
پہاڑوں کا قیمتی جوہر ۔ روح ۔ دل ۔ دماغ ۔ جگر گردے ۔ غرض تمام اعضاء کیلئے مفرد اکسیر صفت ہے تولہ سوا روپیہ چھٹانک پانچ روپے

### طاقت کی گولی رجسٹرڈ
اسم بامسمیٰ ۔ ناطاقتی اعصابی کمزوری کو دور کر کے تندرست اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے ۔ خوراک ایک ہی پانچ روپے

### تریاق معدہ رجسٹرڈ
پیٹ درد ۔ نفخ ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے ۔ قیمت اونس آٹھ آنے

### کشتہ فولاد
ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا ہے ۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے خوراک چاول تا ایک رتی ۔ تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنہ

### حب اکسیر
اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو ۔ بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو ۔ تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام شکایتوں کا یقینی اور بہترین علاج ہے خوراک ایکماہ تین روپے

### روغن عنبری
جادو ہے جادو ۔ بیرونی مالش سے ہی جملہ اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں ۔ بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے فی شیشی دو روپے

### حب فولادی
کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے ۔ دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے ۔ ایک بار ضرور استعمال کیجیے ۔ قیمت ساٹھ گولی تین روپے

### حب جواہر
ان معرکتہ الآرا گولیوں نے طبی دنیا میں انقلاب بپا کر دیا ۔ تمام امراض معدہ جگر اور تلی میں تیر بہدف ۔ نفخ ۔ پیٹ درد ۔ بادگولا بھوک کی کمی ۔ بخس اور قبض کے لئے بہترین اور لاجواب ہیں ۔ چہرے کی زردی کو دور کر کے بشاش اور ہنس مکھ بناتی ہیں ۔ آلات غذائیہ غذا کو ہضم کر کے خون پیدا کرتے ہیں ۔ زیادہ تعریف فضول ہے یوں سمجھیے یہ گولیاں طب یونانی کا معجزہ ہیں ۔ اور دائمی قبض کے لئے نعمت غیر مترقبہ + قیمت فی درجن چار آنے ۔ فی سینکڑہ ڈیڑھ روپے

### سیلان الرحم
مستورات کی سیلان الرحم اور کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے ۔ تولہ دو روپے

### اکسیر النساء
ماہواری ایام کی کمی بیشی بتکلیف ہے آنا ۔ درد ۔ نفخ وغیرہ کیلئے بہترین تریاق ہے خوراک دو ہفتہ دو روپے

### اکسیر گردہ
درد گردہ کا بے مثال اور بہترین علاج ہے ۔ یہ صدری نسخہ بارہا آزمودہ ہے تولہ ایک روپیہ

### اکسیر گوش
پھنسی ۔ درد ۔ بہراپن ۔ کھجلی ۔ پیپ آنا وغیرہ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے ۔ قیمت فی شیشی نصف اونس ایک روپیہ

### حب مرواریدی
ضعف دل ۔ کمی خون اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے صرف چند دن ایک گولی صبح اور ایک شام استعمال کریں ۔ دل کو طاقت دیتی اور خون کثرت سے پیدا کرتی ہے ساٹھ گولی پانچ روپے

### اکسیر طحال
تلی کا درد ۔ ورم ۔ سوزش دور کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے ۔ قیمت صرف اڑھائی روپے

### ہر مرض کا علاج
بذریعہ خط و کتابت باقاعدہ طور پر کیا جاتا ہے جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

### فہرست ادویات مفت
طلب فرمائیے

ملنے کا پتہ : منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان (پنجاب)

## وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۷۵۵ء۔ منکہ سیف عالم ولد ملک مراد علی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن اروپ حال گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱؍ ۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ صرف ماہوار تنخواہ پر ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری تنخواہ مبلغ ۱۳۱/۳ روپے ہے۔ میں اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اسکی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر اس تنخواہ میں کمی بیشی ہوگی۔ تو اطلاع دیتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی دوسری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد سیف عالم ۲۱؍ ۴۴ء میں سیف عالم صاحب کو جانتا ہوں۔ اور انہوں نے دستخط میرے سامنے کئے ہیں۔ اللہ داد احمدی (آف کراچی)



# اِستقلال کی جیت

BURMA
MANDALAY
Bay of Bengal
RANGOON

ہماری پیش قدمی کا یہ راستہ ہندوستانی جوانوں کے کارناموں سے روشن ہے۔ دھندلا حصہ اُس علاقے کو ظاہر کرتا ہے جو آزاد کرایا جا چکا۔

وِیما پور، ہکو ہیما، بشن پور، اکھرول۔ یہ نام مئی اور جون ۱۹۴۴ء کے تشویشناک دنوں کی یاد دلاتے ہیں۔ مگر ہمارے بہادر جوانوں کو شاباش جن کی انتھک کوششوں نے جنگ کا نقشہ بدل دیا ہے۔ اب ان ناموں کی جگہ خبروں میں اور ہی نام نظر آتے ہیں۔ فورٹ وائٹ، ٹکمیو، کالیوا، پی او، اکیاب، شویبو۔۔۔ ان کے معنی کیا ہیں؟ نقشے پر نظر ڈال کر دیکھئے۔ برما کا ۸۰ ہزار مربع میل سے زائد علاقہ، یعنی تقریباً ایک تہائی ملک، دشمن کے پنجے سے چھڑایا جا چکا۔ اور ساٹھ جاپانی غاصبوں کے ایک لاکھ سے زیادہ آدمی مارے یا زخمی کئے جا چکے ہیں۔

اِن جوانوں میں جن کی جانفشانیوں سے یہ فتح حاصل ہوئی، ہندوستان کے ہر حصے اور ہر صوبے کے آدمی شامل ہیں۔ ان میں ہر فرقے، ہر ملت اور ہر ذات کے لوگ ہیں۔ اس فتح کو حاصل کرنے میں، جو سب سے بڑھ کر عالی ہمتی، محنت کشی اور ثابت قدمی کا ثمرہ ہے، ان بہادروں نے کیسی کیسی مشقتیں جھیلی ہوں گی! ہم صرف قیاس کر سکتے ہیں۔

البتہ یہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ انہوں نے ہمارے امن و امان کی خیر رکھی ہے۔ لیکن جب تک دشمن پر کامل فتح حاصل نہ ہو جائے، ہم اپنے ملک کو جاپانی غاصبوں سے محفوظ نہیں سمجھ سکتے۔ آیئے جنگی کوششوں میں پورا زور لگا دیں!

دُنیا کے کسی علاقہ جنگ میں اس سے لمبا کشتیوں کا پُل موجود نہیں۔ اسے ہندوستانی فوج کے انجنیروں نے چند دن عبور کرنے کے لئے بنایا تھا۔

## بڑھے چلو! فتح قریب ہے

AAR 101 حکومتِ ہند کے محکمۂ انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ مارچ ۔ مغربی محاذ پر ساتویں امریکن فوج نے زاربروکن اور رائن کے درمیان پچاس میل لمبے مورچہ پر کل صبح ایک نیا حملہ شروع کر دیا ۔ اور تین میل آگے بڑھ گئی ۔ تیسری فوج کے دستوں نے کابلنز سے آٹھ میل جنوب کی طرف رائن کو پار کر کے نو میل لمبا اور چھ میل چوڑا مورچہ قائم کر لیا ہے ۔ رائن کے مشرقی کنارے رمیگن کے علاقہ میں اتحادی مورچہ اور چوڑا کر لیا گیا ہے ۔ اتحادی بمباروں نے برطانیہ اور اٹلی کے اڈوں سے اُڑ کر دور دور حملے کئے ۔

روسیوں نے کونسبرگ کے مغرب میں گھری ہوئی جرمن فوج کو دو حصوں میں کاٹ دیا ہے اور اب وہ بالٹک کے کنارے پہنچ چکے ہیں اور کنارے کے کافی لمبے علاقہ پر پاؤں جما لئے ہیں سٹیٹسن جانے والے رستہ کے ایک شہر کے اندر اسوقت لڑائی ہو رہی ہے ۔

واشنگٹن ۱۶ مارچ ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹرز کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لوزان اور منڈورو میں امریکن فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں ۔ اور منڈورو میں سمندری کنارے کے ۲۸ میل لمبے ٹکڑے پر پاؤں جما چکی ہیں امریکن انجنیروں نے بڑی مستعدی سے منیلا جانے والی لائن کو مرمت کر لیا ہے ۔ اور سب سے پہلی ٹرین جو منیلا میں داخل ہوئی ۔ جنرل میکارتھر بھی اس میں سوار تھے ۔ منیلا کی بندرگاہ میں تین سو جاپانی جہاز ڈبوئے جا چکے ہیں ۔ آیو جیما پر امریکن قبضہ ہو چکا ہے ۔ اور اب وہاں امریکن جھنڈا لہرا رہا ہے ۔ بچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے ۔ چین کے سمندر میں چھ جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں ۔ ان میں ایک ڈسٹرائر تھا ۔ اور ایک پانچ ہزار ٹن کا تیل لیجانے والا جہاز ۔

لنڈن ۱۶ مارچ ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر نے عہدہ گورنری سے استعفیٰ دے دیا ہے ۔ آپ کی گورنری کی میعاد اگست ۱۹۴۵ء میں پوری ہونے والی تھی ۔ جبکہ پانچ سال پورے ہو جاتے ۔

کیپ ٹاؤن ۱۶ مارچ ۔ ہائی کمشنر کے مشورہ کے مطابق انڈین ٹرانسوال کانگرس کا ایک وفد یہاں آیا ہے ۔ جو ہندوستانیوں کے معاملات کے بارہ میں ذمہ دار حکام سے بات چیت کرے گا ۔

مدراس ۱۶ مارچ ۔ کارپوریشن کے میئر اور ممبروں نے آل انڈیا کرکٹ ٹیم کے اعزاز میں دعوت چائے دی ۔ جو لنکا جا رہی ہے ۔

لنڈن ۱۶ مارچ ۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ایک پریس انٹرویو میں کہا ۔ کہ سان فرانسسکو کانفرنس کے لئے مناسب فضا پیدا کرنے کی غرض سے برطانی حکومت عنقریب ہندوستان کو درجہ نو آبادیات دینے کا اعلان کرے گی ۔ اس اعلان میں کرپس سکیم کی تجاویز میں ترمیم کی آ جائے گی ۔ آپ نے کہا یہ تجویز بھی کی گئی ہے کہ درجہ نو آبادیات کے اعلان کے بعد کانگرسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے ۔

لندن ۱۶ مارچ ۔ مسٹر چرچل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فتح یقینی طور پر ہمارے سامنے ہے ۔ اور شائد بہت نزدیک ہے ۔ لیکن فتح کے بعد ہمیں جن مسائل کا سامنا کرنا ہوگا ۔ ان کے پیش نظر اس فتح کو فتح نہیں کہنا چاہیئے ۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ مصائب سے نجات ہو جائے گی ۔ جنگ کے بعد دنیا کو خوراک کی سخت قلت کا سامنا ہوگا ۔ آپ نے کہا کہ ممکن ہے جرمنی کی جنگ موسم گرما کے اختتام سے قبل ختم ہو جائے ۔ اس کے بعد ہم جاپان سے گن گن کر بدلے لینگے ۔

گوام ۱۶ مارچ ۔ حال ہی میں امریکن اڑن قلعوں نے جاپان کے مشہور صنعتی شہر اوساکا پر جو حملہ کیا ۔ اس کے نتیجہ میں ایک بارود خانہ بھی اُڑ گیا ۔ جو ڈیڑھ سو ایکڑ زمین میں واقع تھا ۔ اور جاپان کا اہم بارود خانہ تھا ۔

جموں ۱۶ مارچ ۔ مہاراجہ کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ ان کی کونسل کے صرف وہی ممبر بلحاظ عہدہ پرجا سبھا کے ممبر ہوا کرینگے جو تقرر کے وقت ممبر نہ ہوں گے ۔ نیز جو دو پاپولر وزیر حال میں مقرر کئے گئے ہیں ۔ وہ پرجا سبھا کے ممبر متصور ہونگے ۔

لندن ۱۶ مارچ ۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی ہند چینی کا نظم و نسق جاپانی کمانڈر انچیف کے حوالہ کر دیا گیا ہے ۔

لندن ۱۶ مارچ ۔ جرمن آبدوزوں نے ساحل برطانیہ کے قریب ہی ایک لڑائی کا آغاز کر دیا ۔ صرف چند ایک چھوٹے چھوٹے تجارتی جہاز ڈوبے ۔ کئی جرمن آبدوزیں بھی برباد کر دی گئیں ۔

لاہور ۱۶ مارچ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے مجوزہ اجلاس کے موقع پر مسٹر جناح کا جلوس نکالنے کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے مسلم لیگی ارکان نے اسمبلی میں تحریک التوا پیش کرنا چاہی ۔ مگر چونکہ مقررہ تعداد سے بہت کم ارکان نے اس کی حمایت کی ۔ اسلئے پیش نہ ہو سکی ۔ وزیر اعظم نے کہا ۔ کہ خاکساروں کی گڑبڑ کے بعد سے اب تک پانچ سال میں لاہور میں کوئی جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی گئی ۔ بلکہ پنجاب کے تمام شہروں میں جلوس کی ممانعت ہے ۔ اگرچہ مذہبی جلوس نکالنے کی اجازت دے دی جاتی ہے

قاہرہ ۱۶ مارچ ۔ سابق وزیر اعظم مصر ماہر پاشا جنہیں چند روز ہوئے کسی نے گولی سے ہلاک کر دیا تھا ۔ کی لڑکی کو حکومت مصر نے بیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

لندن ۱۶ مارچ ۔ دارالعوام میں مسٹر ایڈن نے اعلان کیا ۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے برطانیہ ۔ امریکہ اور روس نے ایران میں کوئی رعایت حاصل نہیں کی ۔

لندن ۱۶ مارچ ۔ مسٹر چرچل نے کنزرویٹو پارٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان کے خلاف جنگ کی شدت کا دارومدار فوجوں کی تعداد پر نہیں ۔ بلکہ جہازوں کی تعداد پر ہے ۔

پٹیالہ ۱۶ مارچ ۔ یہاں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ ریاست پٹیالہ کے سابق وزیر اعظم سر لیاقت حیات خاں صاحب کو پنجاب کی چھ ریاستوں کا پولیٹیکل ریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے

سٹاک ہالم ۱۶ مارچ ۔ کہا جاتا ہے جرمنی نے سویڈش لیڈروں کی معرفت سٹاک ہالم میں اتحادیوں کو صلح کی پیشکش کی ۔ مگر اتحادیوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا ۔ ہٹلر نے کہا تھا کہ اگر اتحادیوں نے جرمنی سے صلح نہ کی ۔ تو جرمن فوجیں روس کے خلاف جنگ بند کر دینگی ۔

لندن ۱۶ مارچ ۔ محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ حال میں برطانی آبدوزوں نے مشرق بعید کے سمندروں میں ایک سو کے قریب جاپانی جہازوں کو غرق کر دیا ۔ یا ناکارہ بنا دیا ۔

لندن ۱۶ مارچ ۔ انگلستان میں روسی زبان سیکھنے کا رواج عام ہو رہا ہے ۔ سول ملازمین بھی یہ زبان سیکھ رہے ہیں ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ روسی زبان سیکھنے والے ریلوے ملازمین کو ترقی ملے گی ۔

پشاور ۱۶ مارچ ۔ صوبہ سرحد کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر خاں صاحب نے حکم دیا ہے کہ خان عبد الغفار خاں اور ساٹھ دیگر سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کر دیا جائے ان میں چار فرنٹیر اسمبلی کے ممبر ہیں ۔

دہلی ۱۶ مارچ ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں پھر فنانس بل پر بحث ہوئی ۔ سر فریڈرک جیمز لیڈر یورپین گروپ ۔ مسٹر جوشی اور پروفیسر رنگا وغیرہ نے تقریریں کیں ۔ سر فریڈرک نے اپنی تقریر میں ہندوستانی فوجوں کی بہت تعریف کی ۔ اور کہا کہ برما میں ۱۴ ویں فوج نے اس قدر شاندار کام کیا ہے کہ اسے مبارکباد کا تار بھیجنا چاہیئے ۔

کلکتہ ۱۶ مارچ ۔ وسطی برما میں دریائے ایراودی کے مورچہ سے اتحادی فوج اور آگے بڑھ گئی ہے ۔ اور اس نے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے ۔ جو مانڈلے سے جنوب مغرب کی طرف ہے مانڈلے شہر کے اندر دشمن ابھی سخت مقابلہ کر رہا ہے ۔ یہاں سے اسی میل جنوب مشرق کی طرف جاپانیوں نے جوابی حملے کئے ۔ مگر یہ سود ثابت ہوئے ۔ میکٹیلا سے سیپاؤ جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ بھی اتحادی برابر بڑھ رہے ہیں ۔ کل اتحادی بمباروں نے بنکاک میں ہوائی اڈہ پر حملہ کیا ۔ جنوب مشرقی ایشیا کمان کے بمباروں کی یہ سب سے بڑی پرواز تھی ۔

لندن ۱۶ مارچ ۔ جنرل آئزن ہاور کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ پہلی امریکن فوج نے رائن کے پار اپنا مورچہ ۱۱ میل لمبا اور چھ میل چوڑا کر لیا ہے ۔ اور اب وہ کولون سے فرنکفورٹ جانے والی سڑک سے صرف ایک ہزار گز دور ہے ۔ کل تین سو جرمن بمباروں نے رمیگن کے علاقہ میں اتحادی مورچہ پر حملہ کرنا چاہا ۔ مگر ان میں سے ۱۱۱ طیارے گرا لئے گئے ۔ روہر کے علاقہ میں کل